

386

33:سورۃ الاحزاب

ترتیب تلاوت	نام سورۃ	مکی / مدنی	کل رکوع	کل آیات	پارہ شمار	نام پارہ
33	سُوْرَةُ الْاَحْزَاب	مدنی	9	73	21	اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 8 میں نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو تاکید کہ بے خوف و خطر وحی الٰہی پر عمل کریں، اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں اور کفار و منافقین کی مطلق پروانہ کریں۔ ظہار اور منہ بولے بیٹے کے بارے میں کچھ احکام۔ تمام پیغمبروں سے لئے گئے عہد کا ذکر۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾ اے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ! اپنے دل میں صرف اللہ ہی کا خوف رکھیں اور کافروں اور منافقوں کی کوئی ناجائز بات قبول نہ کریں، بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے وَّ اتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اور آپ کے رب کی جانب سے جو وحی بھیجی جارہی ہے اس کا اتباع کیجئے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ بے شک اللہ ان تمام کاموں سے باخبر ہے جو تم لوگ کرتے ہو وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ اللہ ہی پر بھروسہ کیجئے، بے شک کارسازی کے لئے اللہ ہی کافی ہے مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ جس طرح اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اسی طرح تمہاری وہ بیویاں جن سے تم ظہار کر لیتے ہو انہیں تمہاری مائیں نہیں بنایا اور نہ ہی

تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنا دیا ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ یہ صرف تمہارے اپنے منہ کی کہی ہوئی باتیں ہیں اور اللہ تو ہمیشہ حق بات کہتا ہے اور وہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں کے مشابہ قرار دے دیتا تھا تو یہ ظہار کہلاتا تھا اور اسے طلاق سمجھا جاتا تھا، اسی طرح منہ بولے بیٹے کے حقوق اپنے سگے بیٹے کی طرح سمجھے جاتے تھے، قرآن نے ان آیات کے ذریعہ ان رسوم کا خاتمہ کر دیا۔ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ لوگو! اپنے منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپ ہی کے نسب سے پکارا کرو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ مَوَالِيْكُمْ ؕ اور اگر تم ان کے حقیقی باپ سے واقف نہیں ہو تو پھر بھی وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ اور اگر تم ان کے بارے میں نادانستہ بات کہہ دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، لیکن اگر دانستہ کوئی بات کہو گے تو اس کا ضرور مواخذہ ہو گا وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ اہل ایمان پر نبی ﷺ کا یہ حق ہے کہ وہ انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ مقدم سمجھیں اور نبی ﷺ کی ازواج مطہرات ان کی مائیں ہیں وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ

ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿٦﴾ اور کتاب اللہ کے مطابق وراثت کے لئے عام مومنین و مہاجرین کی بہ نسبت تمہارے رشتہ دار زیادہ حق دار ہیں سوائے اس بات کے کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ الٰہی میں لکھا جاچکا تھا ہجرت مدینہ کے بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان دینی اخوت قائم ہوگئی تھی حتیٰ کہ وہ دینی بھائی ایک دوسرے کے وارث سمجھے جاتے تھے، پھر میراث کے متعلق تفصیلی احکام نازل ہو جانے کے بعد [سورۃ النساء، آیت 12،11] اب اس آیت کے ذریعہ یہ وضاحت کردی گئی ہے کہ اصل وارث تو وہی رشتہ دار ہی ہیں، البتہ اگر کوئی اپنے دینی بھائی کو اپنی وراثت میں سے کچھ دینا چاہے تو دستور کے مطابق وصیت کر سکتا ہے وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٧﴾ اور اے پیغمبر ﷺ! وہ وقت قابل ذکر ہے جب ہم نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا تھا، آپ سے بھی اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے بھی اور ان سب سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٨﴾ اور اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اللہ نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے رکوع[۱]

